اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

یہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص وعام سے بلا محصول ۱؎ اور مع محصول ۲؎ سالانہ مقرر ہے۔ کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار بھیجیں

جو درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو یہ اخبار جلد کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں مضامین مفید عام مفت شائع ہوتے ہیں اشتہارات فی سطر ۲؎

نمبر ۳۷ — مطبوعہ ۱۵ ستمبر روز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۸۸۷ء

اجنالہ ضلع امرتسر سے تارام صاحب حسب پوشماشر ذیل کے دو سوالوں کا جواب طلب فرماتے ہیں لیکن وہ لکھتے ہیں کہ کوئی ہندو یا آریہ۔ یا مسلمان انکا جواب عنایت فرمائے +

سوال اول جبکہ ہندو سوٴر اور جھٹکا کھاتے ہیں اور مسلمان گائے اور بھیڑ یہ دونوں قومیں ایک جا سے پانی کشید کرتے ہیں تو تو قومیں عادت سے عیسائی الگ کیے گئے ہیں جو دونوں گوشت استعمال کرتے ہیں؟ (جواب سب عیسائی سوٴر نہیں کھاتے ہیں بعض ہونگے۔ ورنہ بہتیرے سوٴر سے نفرت کرتے ہیں اور بہت ہیں جو گائے بھی نہیں کھاتے۔ ہمارے خیال میں یہہ قوم ہندو اور محمدیوں کی نسبت زیادہ مستحق ہو کہ انکے ساتھ برتاؤ کیا جاوے۔ اور بعض جگہہ تو کوئی ممانعت نہیں۔ مگر کہیں گر فقط تو ظلم ہے کہ جہاں ہندو اور مسلمان پانی بھرتے ہیں عیسائی بھی بھر سکتے ہیں مگر چونکہ جو ہندو مسلمان بھرنے نہیں دیتے اسکا باعث صرف یہی بات ہے جو خداوند مسیح نے فرمایا کہ میرے نام کے باعث لوگ تم سے کینہ رکھینگے" اگرچہ صاف وہ جانتے ہیں کہ یہہ تعصب ہے جیسے پیلاطوس نے کہا کہ میں اس شخص میں کوئی قصور نہیں پاتا۔" پھر بھی قتل کا فتویٰ دیدیا۔ سو آجتک یہی حال ہے اس نام ہی کے لوگوں کو دشمنی ہو رہی ہے کہ اگر خدا جانے کے کوئی بھائی بن جاتا تھا۔ اور کوئی مانع نہیں ہوتا تھا)۔

سوال دوم کیا مس صاحبان کا بے اجازت گھروں میں داخل ہونا مداخلت بیجا ہے۔ یا نہیں؟ (اسمیں مداخلت بیجا کی کونسی بات ہے عورت عورت کے پاس جا سکتی ہے شادی پر مداخلت بیجا کا خیال آگیا۔ اور جب مس صاحبان مریض عورات کا علاج کرتی ہیں اسوقت تو قدم پکڑتے ہیں حقیقت میں اگر خیال کیا جاوے۔ تو ایسے خیالات محض خود غرضی پر دال ہیں ہمارے خیال میں جہاں تک ممکن ہو سکے مس صاحبان کو اپنے گھروں میں آنے دینا چاہئے کہ وہ جان و مال سے آپ لوگوں کی عورات کی خدمت کرتی ہیں اور کسیطرح کے روحانی اور جسمانی فائدہ سے محروم نہیں رکھتیں اپ لوگوں سے کچھ لیتی نہیں۔ بلکہ مفت خدمت کرتی ہیں ہم بہت مس صاحبان کو جانتے ہیں کہ کسطرح اس کام میں ساعی جمیلہ کرتے ہیں۔ چنانچہ بنارس دہلی۔ اجنالہ۔ امرتسر جنڈیالہ۔ اور یہاں لودیانہ میں مس گرینڈ فیلڈ صاحبہ جنکو خیر مجسم کہنا زیبا ہے بیجا نہیں کیا وہ کسی سے کچھ لیتی ہیں ہرگز نہیں۔)

اب اگر ان سوالوں کا جواب کوئی اور صاحب بھی سائشتگی تہذیب اور انصاف سے دیگا۔ تو ہمیں درج کرنے میں کچھ عذر نہ ہوگا +

ہمارے پاس ایک مضمون بعنوان "اسلام کیا ہے" پہنچا اسمیں تواریخی اور بعض پیشینگوئیوں کے دلائل سے اسلام کی اصل حقیقت کو مدعا کو ثابت کیا ہے۔ کہ کیا ہی عمدہ مضمون ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے محمدی بھائی اسکو بغور مطالعہ فرمادینگے۔ بباعث طوالت کے ہم اسکو سلسلہ وار درج کرینگے ممکن ہو سکا تو آیندہ ہفتہ سے درج کرینگے +

بنگلور کا منشور محمدی اخبار جو محض راستی کے خلاف در نور افشاں کی ضد پر ایک مدت سے جاری ہے اور ہر ہفتہ پرچہ اسکا بنا دلہ ہمارے ہمارے دفتر میں پہنچ جاتا تھا۔ اول اول تو ہمنے سمجھا کہ شاید بعض قدرتی موانع کے وقتیہ اسکی اشاعت کے مانع ہوئے ہونگے ہم اپنا پرچہ برابر بھیجتے رہے مگر دو مہینہ تک کچھ پتہ نہ لگا۔ آخر مجبور ہو کر ہمنے ایک کارڈ بدریافت امر مذکور منیجر منشور محمدی کی خدمت میں بھیجا۔ اور دو ہفتہ تک جواب کی انتظاری کی۔ مگر صدائے برخاست کا معاملہ رہا۔ اب ہمنے ہفتہ سے ہمنے بھی نور افشاں بھیجنا بند کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اگر منشور محمدی بقید حیات ہوگا۔ تو ہمکو معاف فرمائیگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ گلا ندارد +

گناہ کیا ہے

اس سوال کا جواب ہمیں کلیسیا اور کلام سے یہہ ملتا ہے کہ یہہ شے جسکا نام گناہ کہا گیا ہے۔ نہ تو بدی کی کوئی ضروری حالت ہے۔ نہ خود غرضی ہے۔ نہ انسان کی عادت میں کوئی ضروری لازمہ ہے۔ بلکہ خدا کی نظر میں جو برا ہے وہی گناہ ہے چنانچہ دسٹمنسٹر کنفیشن آف فیتھ میں لکھا ہے کہ گناہ خدا کی شریعت

* اس تحریر کے بعد اخبار رفیق ہند لاہور اور کشف الاخبار بمبئی سے معلوم ہوا کہ منشور محمدی بند ہو گیا

سے ہر ایک نا موافقت اور اُسکا ہر ایک عمل ہے" اور اسکی کئی ایک صورتیں ہیں - +

(۱) گناہ ایک ذاتی برائی ہے جو اور سب برائیوں کی ماں تو ہے علیحدہ ہے - (۲) گناہ کا علاقہ شریعت سے ہے جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ بھی نہیں جس شریعت سے گناہ کا علاقہ ہے وہ کوئی رسمی یا بالرضی یا تہذیب کی شرع نہیں بلکہ وہ خدا کا قانون ہے - (۴) ذات الٰہی اور شریعت سے انسان کی ناموافقت اصالتاً گناہ ہے - (۵) اس لفظ گناہ کی تفسیر میں جرم اور نجاست بھی شامل ہے اسباب کا بیان ہم پھر کسی وقت کرینگے - کیونکہ گناہ میں جرم اور نجاست شامل ہے اور چونکہ گناہ کا علاقہ ربانی شریعت اور بہ نسبت الٰہی سے گنہگار اور گناہ ذاتی برائی کیونکر ہے - +

ایک صاحب بڑی خوشی سے اپنی انگریزی میں فرماتے ہیں کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ فلاں صاحب مسیح کے **غلہ** میں شامل ہو گئے - البتہ خوشی تو ہم کو بھی بہت ہے - مگر آپکے اس **غلہ** سے طبیعت واندہ ہوئی ہے اگر آپ غلہ کی جگہ ہی پڑھتے تو البتہ کچھ سمجھ میں آتا - ہم اس آپکے **غلہ** کا کیا گلہ کریں - صرف استغفار کہتے ہیں کہ لیاقت شمار .... معلوم شد -

آیندہ جس لفظ کی بابت آپکو شک ہوا کرے - بغیر تحقیق استعمال نہ کیا کریں اور مفید منشی کو اسی جناب ..... چلئے یہ لفظ غلہ نہیں گلہ ہے گیہوں یا جو یا دیگر اجناس **غلہ** ہے بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑ کا نام **گلہ** ہے -

آرین لٹسنی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آرین لٹسنی جو ہر تو ہے منصف حاکم اُن لوگوں کو جو دھرمی زندگی کے خون سے اپنا گذارہ کرتے ہیں وے نیکی اور علم کے دشمن ہیں اُنکو جڑ سے اکھیڑدے - اور بالکل ہلاک کر" +

ہاں ہمیں بھی اسباب کا کامل یقین ہے کہ وہ منصف حاکم جسکے وہ تخت عدالت پر بیٹھکر تمام لوگوں کا انصاف کریگا دیکھو اعمال الرسل ۱۷ باب ۳۱ - کیونکہ اُسنے ایک دن ٹھہرایا ہے جسمیں وہ راستی سے دنیا کی عدالت کریگا - اُس آدمی کی معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور اُسے مُردوں میں سے اٹھا کے یہہ بات سب پر ثابت کی" - اور بھی دیکھو نامہ عبرانیاں باب ۱۲ درس ۲۹ - یقیناً ہمارا خدا بھسم کرنیوالی آگ ہے" +

یہہ بات نہایت بھاری اور سنجیدہ ہونے کے علاوہ نہایت ہولناک معاملہ ہے - وہ کون ایسا گنہگار ہے جو اُس قادر مطلق حاکم سے نہ ڈرے اگر کوئی شخص حقیقتاً اسبات کا یقین کرے کہ گنہگاروں کے لئے امتحان اور انتقام کا دن مقرر ہے - اور خود اپنے آپ کو خطاکار سمجھے تو بالضرور اپنی عمر خوف و دہشت اور تردد میں گذاریگا - دیکھو لوقا ۱۲ باب ۴ و ۵ درس "اُن سے جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اُسکے کچھ نہیں کر سکتے مت ڈرو لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرو - اُسی سے ڈرو جسکو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے - ہاں میں تمہیں کہتا ہوں کہ اُسی سے ڈرو" +

پس اب اول دریافت طلب یہہ بات ہے کہ - وہ کون لوگ ہیں جنپر غضب الٰہی پڑنے کا خطرہ ہے - وید کے اس منتر میں لکھا ہے - "وہ اُنکو ہلاک کر جو علم و نیکی کے دشمن ہیں" - واقعی درست ہے جو دغا - کمینہ حسد - بغض - لالچ - کو اپنی جگہہ دیں جھوٹ بولیں فریب دیں - دغابازی کریں - ہمسایوں سے دشمنی کریں مفتری ہوں - جو اپنے سارے دل سے اپنے خالق کو اور اپنے برابر اپنے بھائی کو پیار نہ کریں - الغرض جو کسیطرح خیال و فعل سے ہمارے پروردگار کی پاک مرضی کے مطابق اپنی زندگی بسر نہ کریں - اور شریعت الٰہی کا ایک نقطہ یا ایک شوشہ نہ مانیں - وے ہی نیکی کے دشمن اور مستوجب غضب الٰہی ہیں +

دوسری بات جو غور طلب ہے یہہ ہے کہ علم کے دشمن کون ہیں ؟ +

اصل علم علم الٰہی ہے جسکی بہ نسبت حضرت سلیمان پیغمبر کا یہہ قول ہے کہ خدا کا **خوف دانائی** کا شروع ہے اور قدوس کی پہچان **فہمید** ہے" امثال ۹ باب ۱۰ درس اس اصلی علم کے دشمنوں کا بیان پولوس رسول نے خط بنام رومیان ۱ باب اول درس ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ میں یوں کیا ہے "اپنے خیالوں میں بیہودہ ہوگئے - اور اُنکا نافہم دل تاریک ہو گیا - وہ اپنے تئیں دانا ٹھہرا کے نادان ہو گئے - اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمیوں اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی مورت سے بدل ڈالا - اُنہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ سے بدل دیا" - اگر یہاں یہہ سوال کیا جائے کہ ہم کسطرح علم الٰہی سے آگاہی اور حقیقت حاصل کر سکتے ہیں - سیدھا اور صاف جواب اسکا یہہ ہے کہ انسان اپنی عقل و حکمت سے خدا کی ذات و صفات سے پورے طور سے آگاہی نہیں پا سکتا البتہ خدا نے اپنی قدرت و دانائی کو دنیا کی پیدایش و انتظام سے ظاہر کیا ہے - مگر نجیر میں گنہگاروں کے بچنے کی کوئی صورت ظاہر نہیں عقل و تمیز (بشرطیکہ انصاف کی عینک لگی ہو) صاف جواب دیتی ہے کہ کوئی صورت بچنے اور معافی کی نظر نہیں آتی اگر گنہگار معاف ہو جاویں - تو عدالت قائم نہیں رہ سکتی اور جب عدالت ٹوٹ گئی تو ذات الٰہی پر حرف آیا - کہ وہ راست حاکم کسطرح ٹھہرا گذشتہ پرچہ نور افشاں میں آرین لٹسنی کا دوسرا فقرہ گناہوں کی معافی کے لئے عاصی یا نظرین خود فرما دیں کہ اُس دعا کے مطابق فضل اور معافی مانگنے سے اور مضمون معطوفہ کے ساتھ اُسکا علاقہ ملحق کرنے سے کسطرح کی تسلی یا امید ممکن نہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ اس نا امیدی سے خلاصی حاصل کرنے کی امید کی صورت نہ تو نیچر میں نہ وید میں نہ قرآن و گرنتھ میں نہ شاستر وغیرہ میں کہیں نہیں پائی جاتی - کہ خدا کسطرح فضل دے اور راست ٹھہرے اور اس پر اُن لوگوں کی غفلت بے جرأت اور دلیری ملاحظہ فرمائیے جو اسی دعا میں کہتے ہیں کہ اے خدا ہم گنہگاروں کو فضل دے اور گناہ معاف فرما - اور اے منصف حاکم دوسرے گنہگاروں کو جڑ سے اکھیڑ اور بالکل ہلاک کر" - کیا ممکن نہیں کہ دعا کرنے والے ہلاک ہوں اور دوسرے مغفرت حاصل کریں +

ساڑھے تین ہزار برس گذرے کہ ایوب پیغمبر نے یہہ سوال کیا کہ "انسان خدا کے آگے کسطرح صادق ٹھہریگا" ایوب ۹ باب درس ۲ - اس سوال کا جواب ہر فرد و بشر کی طاقت علم سے باہر ہے - کوئی انسان نہیں دے سکتا لیکن اسکا جواب خدا نے اپنے نبیوں اور رسولوں کی معرفت یوں دیا ہے کہ ایک علم الٰہی میں نجات کی ایسی تدبیر ہے کہ خداوند منصف حاکم وہ آپ ہی راست ہے اور اُسے جو **عیسیٰ** پر ایمان لاوے راستباز ٹھہراتا ہے" خط بنام رومیان ۳ باب درس ۲۶ بلاشک یہہ بات انسانی عقل سے بعید ہے کیونکہ **مسیح مصلوب** یہودیوں کے لئے ٹھوکر کھلانے والا پتھر اور یونانیوں کے لئے بیوقوفی ہے - لیکن اُنکے لئے جو بلائے گئے مسیح خدا کی **حکمت** اور خدا کی **قدرت** ہے" نامہ اول بنام قرنتیان ۱ باب درس ۲۳ و ۲۴ - اب بتلائیے علم کے دشمن کون ہیں ؟ وہی جو لوگ کے دشمن ہیں اور تاریکی کے دوست ہیں انجیل یوحنا رسول ۳ باب ۱۹ و ۲۰ درس میں دیکھو سزا کے حکم کا سبب یہہ ہے - کہ **نور** جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا - کیونکہ اُنکے کام برے تھے - کیونکہ جو برائی کرتا ہے -

+ [illegible]

بقیہ خدا واحد ہے

نہیں تیرا ثانی نہ ہوگا شریک
تیری ذات ہی وحدہٗ لا شریک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ یکم ستمبر نمبر ۳۵)

ب
رسولوں کا مسیح کی بابت کیا خیال تھا۔

اقوال الرسل۔ "ہم ایمان لائے کہ تو خدا سے نکلا" تھوما۔ پطرس نے جواب میں اُسے کہا "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے"۔ "تو مسیح خدا کا بیٹا ہے"۔ "ہم تو ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ "میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے"۔ تھوما نے جواب میں اُس سے کہا۔ "اے میرے خداوند اور اے میرے خدا"۔ "وہ (مسیح) اسکے (خدا) جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہوکے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے"۔ "وہ اندیکھے خدا کی صورت و ساری خلقت کا پہلوٹھا ہے کیونکہ اُس سے ساری چیزیں آسمان اور زمین کی ہیں۔ دیکھی و اندیکھی کیا تخت کیا حکومتیں کیا ریاستیں کیا اختیار پیدا کی گئیں۔ ساری چیزیں اُس سے اور اُسکے لئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے ہے۔ اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں"۔ اور یہ فقرہ تو نامجات میں جگہ بجگہ آتا ہے "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب پر ہووے"۔ ان کل اقوال کا مبدا اور لب لباب ان ذیل کے کلمات میں ہے "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں۔ اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جو بغیر اسکے ہوئی۔ وہ جہان میں تھا اور جہان اُسی سے موجود ہوا"۔ کیا اتنے حوالجات بس نہیں اگر اس سے زیادہ خواہش ہو تو کلام کو دیکھو۔

ج
اُسکی خود اختیاری قدرت

یہ قدرت اُسکے معجزات میں پائی جاتی ہے۔ وہ ان باتوں میں اور انبیا کی نسبت فرق رکھتا تھا کیونکہ انبیا بخشش الٰہی کے منتظر تھے اور جو کچھ وہ کرتے تھے حکم الٰہی سے یا بضرورت اُسکے التجا کرکے بغیر خاص الٰہی قدرت حاصل کئے وہ نکمے ہوتے اور شل جاری رہتے۔ لا۔ یہ بات سیدنا مسیح کا یہ حال نہ تھا بلکہ جب کبھی اُسنے اعجاز کیا۔ تو اُسکی قدرت ذہن میں اُسکی اپنی ہی قدرت کی طرح سے منظور کیا جیسے خدا نے فرمایا روشنی ہو۔ روشنی ہوگئی۔ مسیح نے ہوا کو حکم دیا ٹھہر جا۔ وہ ٹھہر گئی۔ اُسنے فرمایا طابیتا قومی مردہ لڑکی اُٹھ بیٹھی اُسنے چار دن کے مُردہ کو کہا اے لعذر باہر نکل آ۔ وہ مُردہ زندہ قبر سے نکل آیا۔ آخر کو مسیح نے کہا میں چاہتا ہوں تو پاک صاف ہو۔ وہیں اُسکا کوڑھ جاتا رہا کیا یہ جلالی قدرت نہیں اور زاں بعد جو رسولوں نے معجزات دکھلائے وہ بھی مسیح کی قدرت سے ظہور میں آئے چنانچہ حواری پطرس نے فرمایا۔ اے اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہے۔

د
قدیم کلیسیا کے خیالات عام و خاص

رسولوں کے بعد کے زمانہ میں بھی برابر کلیسیا مسیح کو خدا اور خدا کے برابر مانتی رہی چنانچہ یہ الزام بت پرستوں کی طرف سے کلیسیا پر لگایا گیا۔ اریوبس جو تیسری صدی کا ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے کہ وہ غیر بت پرست کہتے ہیں کہ دیوتے تم نے اختراع کئے ہیں نہ اسلئے کہ تم قادر مطلق خدا کی پرستش کرتے ہو لیکن اسلئے کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ خدا ہے جو انسان پیدا ہوا۔ اور صلیب پر کھینچا گیا۔ جو کمینوں کے لئے بھی رسوائی کا باعث ہے اور نیز اسلئے کہ تم یقین کرتے ہو کہ وہ ابتک زندہ ہے اور روز مرہ دعا کے ساتھ اُسکی عبادت کرتے ہو۔ پورپھیری اور جولین اور ملحد کی اسلئے تعریف کیگئی کہ اُنھوں نے ایک فرقہ کی حماقت کو جو خیال کے ایک مردہ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے تھے باطل ٹھہرایا۔ لوشین مورخ لکھتا ہے۔ کہ عیسائی ابتک اُس بزرگ آدمی کی جو کنعان میں مصلوب ہوا پرستش کرتے ہیں۔۔۔ اریوبس بت پرستوں کے الزام کا یوں جواب دیتا ہے کہ عیسائی بلاشبہ مسیح کی عبادت کرتے ہیں لیکن سبب اسکا یہ ہے۔ کہ انکو یقین ہے کہ وہ سچا خدا ہے۔۔۔ اگر غیر قوم میں سے کوئی ہم سے پوچھے کیا مسیح خدا ہے ہم جواب دیتے ہیں کہ ہاں خدا ہے اور باطنی خیالوں کا خدا یعنے عارف القلوب جو خدا کی خاص صفت ہے۔ ٹرٹلین تیسری صدی کا مصنف لکھتا ہے کہ ہم مسیح کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ روحانی پیدایش سے خدا کا حقیقی فرزند ہے اور اسلئے خدا کہلاتا ہے اور نیز خدا کا بیٹا۔ اسلئے کہ وہ ایک ہے۔ وہ اُسی اصل سے تھا۔ ایسے طور سے وہ خدا کا اکلوتا تھا۔ کہ خدا اور خدا کا بیٹا دونوں ایک ہی ہیں مجموعی طور سے۔ ایسے ہی اور سینکڑوں حوالے ہیں۔ مگر ہمارے مختصر رسالہ کے لئے اتنے ہی بس ہیں۔

فصل چہارم
الوہیت و انسانیت مسیح کا ملاپ

گذشتہ فصل میں ہم نے ثابت کر دیا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم یسوع المسیح تھا اب ہم اس بات کا ثبوت دینگے کہ وہ جیسے کامل خدا تھا ویسے کامل انسان بھی تھا اور پھر کہ اُن دونوں کے ملاپ سے الوہیت میں نقص نہیں آیا۔ وہ عورت سے پیدا ہوا۔ روح ناطق رکھتا تھا۔ ابراہام اور داؤد کی نسل تھا اُسکے اعضا ڈیل ڈول قیافہ گفتار خیالات سب ہم سے تھے جو کچھ حیوان ناطق میں ہونا ممکن ہے۔ وہ سب کچھ اُسمیں تھا الا سوا گناہ کیونکہ وہ روح القدس کی قدرت سے خوق العادت کے طور پر پیدا ہوا۔ ہماری مانند کھاتا پیتا۔ ہماری مانند چلتا پھرتا۔ ہماری مانند بھوکھا ہوتا۔ تھک جاتا۔ سوتا۔ روتا۔ غمگین ہوتا خوش ہوتا۔ یہ سب باتیں اُسکی انسانیت پر دال ہیں اس بات میں کہ اُسکی انسانیت میں یسوع مسیح کی الوہیت کا ظہور اور یہ الوہیت ہر دم اُسکے ساتھ رہی۔ الوہیت کا ظہور اُسمیں ہوکر ہوتا رہا چنانچہ اسکا مفصل ذکر اگلے باب میں ہوگا۔ پھر ہماری بحث نہیں۔ لہذا طوالت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ کتاب کہتی ہے ٹھیک کہتی ہے۔ کہ الوہیت کا سارا کمال اُسمیں بستا تھا۔ اور وہ اُسی اپنے پاکیزہ جسم کے ساتھ اپنی الٰہی طاقت سے مُردوں سے زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا۔ اور پھر اُسی جسم کے ساتھ دنیا کی عدالت کو آویگا پھر ان دونوں ذاتوں کا ملاپ ایسا نہیں کہ جیسے خیالات گڑبڑ ہو جاویں بلکہ یہ ایسا ہے جیسے انسان میں حیوانی اور روحی زندگی۔ وہ حالیکہ ایک ہی جسم میں ہیں تاہم ہر ایک کا کام الگ الگ ہے۔ ایک ہی جسم میں اکٹھے ہیں۔ مخلوط نہیں۔ روح جسم سے ملکر مخلوط نہیں ہوگئی اور نہ روح جسم ہے اور نہ جسم روح۔ ویسے ہی مسیح کے عنصر ذات کا آپس میں تعلق ہے۔ الوہیت کو جسم میں آنیسے نقصان نہیں پہنچا جسم کا کلم

مراسلات

بقیہ جواب ریویو

منشور محمدی مطبوعہ ۵ رمضان ۱۲۹۸ھ نمبر ۳۵

ثانیاً آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح کو ابن داؤد کہنا ایک افواہ بیجا ہے اور کہ اس بات سے مسیح نے ایسے گمان پر سرزنش کی تھی بالکل غلط اور تحقیق سے سراسر خالی ہے۔ کیونکہ مسیح عیسیٰ نے اپنے تئیں بیشتر تو داؤد کی نسل ہونے سے انکار نہ کیا اور کبھی اسکو بیجا نہ کہا بر خلاف اسکے فرمایا کہ مجھ یسوع نے اپنے فرشتے کو بھیجا کہ کلیسیاؤں میں ان باتوں کی گواہی تم کو دے۔ میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارہ ہوں مکاشفات ۲۲: ۱۶۔ مسیح کے سوال کا یہ جواب ہے جو مسیح نے خود دیا اور اس سے انکے دونوں نتیجے ردی ہوئے۔ یعنے یہ کہ مسیح کو ابن داؤد کہنا بیجا ہے۔ اور داؤد جو اسکو خداوند یعنے آقا کہتا۔ وہ بحیثیت فضیلت الہام وغیرہ کے ہے۔ ان دونوں نتیجوں کے برخلاف مسیح خود گواہی دیتا ہے کہ میں داؤد کی نسل ہوں اور خداوند اسلئے ہے کہ وہ داؤد کی اصل ہے۔ اور پھر فرشتہ جبرائیل نے اُسے داؤد کی نسل سے بتلایا لوکا ۱: ۳۲۔ اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا۔ پھر جب لوگ خداوند عیسیٰ کو ابن داؤد کہتے تھے تو اُس نے انہیں کبھی منع نہ کیا۔ اور اسبات کو بیجا نہ ٹھہرایا۔ دیکھو متی ۹: ۲۷۔ ۱۵: ۲۲۔ اور ۲۰: ۳۰ و ۳۱۔ اور دیکھو دو اندھے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے۔ جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر وغیرہ متی ۲۱: ۹۔ ۱۵۔ ۱۶۔ کسی موقعہ پر مسیح نے منع نہ کیا کہ مجھے ابن داؤد مت کہو۔ یہ یہودیوں کا غلط گمان ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ حوالے ہم نے انہیں دو مصنفوں کی تحریروں سے دئے ہیں جنہیں آپ نے لغزش تامعنی کا گمان بتایا ہے حالانکہ انہیں یکسانی اور ثابت قدمی ثابت ہے۔ اُنہوں نے نسب نامے درج کئے ہیں اور لوگوں کی افواہ سے بھی مسیح کو ابن داؤد ظاہر کیا ہے۔ اگر اس گفتگو میں اس امر کے برخلاف سرزنش ہوتی تو وہ یہ پہلو اختیار نہ کرتے اور نہ مسیح دیگر موقعوں پر جب آسنے اپنے تئیں پیش یا لوگوں نے اسے اس نام سے مخاطب کیا منع کیا پھر دیگر رسولوں نے بھی یہی سکھلایا کہ مسیح ابن داؤد ہے۔ رومیوں ۱: ۳۔ اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں جو جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا۔ اور بھی دیکھو ۲ تمطاؤس ۲: ۸ پس ایسے بیہودہ اعتراض کرنیسے پیشتر چاہئے کہ رسولوں کی ایک تحریر کی اُنکی دوسری تحریر سے تعبیر کریں۔ ورنہ اعتراض جھوٹے ٹھہرینگے جیسا راقم ریویو کے اعتراضوں کا حال ہے مجھے یاد نہیں کہ مینے قرآن پر ایک بھی ایسا اعتراض کیا ہو جسکو قرآن قبول نہیں کرتا اور اسکے رگ و پے میں پیوستہ نہو یہ محمدی نہ معلوم کیوں جھوٹے اعتراض انجیل پر کرتے ہیں اسی کا نام آپنے عدم ضرورت قرآن پر ریویو لکھا ہے۔

پھر اگر باپ کی طرف سے مسیح کا صلبی نسب داؤد کے ساتھ نہیں تھا تو ایسا ہونا متصور بھی نہ تھا بلکہ ماں کی طرف سے ہونا تھا سو جبحال کہ مریم اولاد داؤد سے تھی تو وہ جو اُس سے پیدا ہوا جسم کی نسبت داؤد کی نسل ٹھہرتا ہے اسلئے انجیل مسیح کو داؤد کی نسل بتلاتی ہے۔ اور باپ نہونے کی وجہہ سے خدا کا بیٹا بیان کرتی ہے۔ لوکا ۱: ۳۲-۳۵۔ اس حال میں صرف یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ آیا مریم اولاد داؤد سے تھی یا نہیں سو معلوم ہوگا لوکا ۱ باب ۳۲ آیت میں لکھتا ہے۔ کہ خداوند خدا اسکے باپ داؤد کا تخت اسے دیگا پس اگر مریم اولاد داؤد سے نہوتی تو فرشتہ داؤد کو کیونکر اسکا باپ کہتا۔ اور ظاہر ہے کہ یسوع یوسف کا حقیقی بیٹا نہ تھا بلکہ صرف مریم کا پس صاف ثابت ہے کہ مریم اولاد داؤد سے تھی پھر لوکا نے ہیلی کو ناتن بن داؤد کی اولاد ثابت کیا ہے۔ اور مریم اسکی بیٹی تھی۔ اور الیسبات اور مریم کے رشتہ دار ہونیکا ذکر مریم کو اولاد داؤد سے خارج نہیں کرتا کیونکہ مریم کی ماہارون کی اولاد سے تھی اور باپ کی طرف سے وہ داؤد کی تھی۔ پھر دونوں نسب ناموں کو جو انجیل میں یوسف کا بیان کیا ہے۔ لیکن اُنہیں سے ایک یعنی جو لوکا نے لکھا ہے مریم کا ہے۔ اسوجہ سے کہ دونوں نسب ناموں کا اتفاق بتمامہٖ ثابت ہے۔ دیکھو متی ۱: ۱۵ اور لوکا ۳: ۲۴

(باقی آئندہ)

رپورٹ سالانہ کتبخانہ عام مشن الور

چونکہ آج اس کتب خانہ کے اجرا کو پورے چھ سال ہو کر ساتواں سال شروع ہوا ہے اسکے ممبران و خیرخواہان کو مقام بجا کیا دہی خوشی کا ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم کچھ کتب خانہ کے گذشتہ حالات پر غور کریں کہ کیا کیا تبدیلی و ترقی و کارروائی سال گذشتہ میں وقوع میں آئی ممبر صاحبان پر واضح رہے کہ جو کچھ منشاء کتب خانہ کا روز اول میں تھا اسکی پورا کرنے میں ابتک ثابت قدم چلا آتا ہے۔ یعنے درستی اخلاق و شائستگی ترقی علم و شناخت ایزدی عوام میں پھیلانا جسکا مقدم کام علم کی ترقی کا ہے کیونکہ بدون علم کے آدمی اپنے معبود حقیقی کو نہیں پہچان سکتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی صاحب نے فرمایا ہے۔ مصرع
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ۔ اسی نظر سے مثل سالہا گذشتہ کی اس سال میں بھی بخوبی احتیاط رکھی گئی کہ کوئی ایسی کتاب یا اخبار کہ جس سے انسان کے اخلاق میں خرابی و ترقی علم میں زوال ہو خرید ہونے پاوے اگرچہ اکثر ممبران کیطرف سے درخواست مثلاً ناٹک و اخبار اودھ پنچ وغیرہ کے جو عشق آمیز میں گذری مگر کتب خانہ انکی درخواست منظور کرنیسے بوجہ تکمیل کرنے منشاء خود کے معذور رہا۔ البتہ عمدہ کتب اس سال کتب خانہ میں بہت سی داخل ہونے سے کہ جنکا ذکر ممبران کو مقام خوشی کا ہوگا۔ منجملہ انکے کتب مندرجہ ذیل تو آمدنی کتب خانہ سے خرید ہوئیں مہاجان تاگری میں

کتاب	بیاض سعدی	نیاز نامہ	ترجمہ وید	انجیل آگرہ و تفسیر	تفسیر انگریزی لکریس
	ک	ک	ک	ک	ک

اور تعدادی موصوفہ جلد کتاب مندرجہ ذیل جو ہر ایک تعلیم یافتہ و سنجیدہ آدمی کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہیں اور جنکے سبب سے انسان ترقی علم و فراخی طبیعت شناخت ایزدی و واقفیت حالات روئے زمین و مردمان بخوبی حاصل کر سکتا ہے جناب پادری آئی سی جی جیمس صاحب نے کہ جنکی کوشش سے یہ کتب خانہ بنا بر فوائد عام جاری ہوا تھا اور جنکی نظر شفقت و امداد آجتک بدستور چلی آتی ہے بطور قدردانہ بلاقیمت اس کتب خانہ کو عطا فرمائی اگر وہ کتب آمدنی کتب خانہ سے خرید کیجاتیں تو شائد چار پانچ سال تک بھی ایسی بچت نکلتی جسسے

ایسی قیمتی کتاب خرید ہو سکتیں پس ہم صاحب موصوف کی اس مہربانی کے عوض میں بجز شکریہ کے اور کچھ عوض نہیں دے سکتے کتب جو جناب پادری صاحب نے عطا فرمائیں اُنکے نام خاص آگاہی ممبران درج کئے جاتے ہیں۔

پرنسپلز آف فزیالوجی ۔ آوٹ لائنز آف اینیمل کنگڈم ۔ ایسیز اینڈ لکچرز آن انڈین ہسٹاریکل سبجیکٹ ۔ این ایکسپو آف پیڈری ۔ دی انگلش لینگویج ۔ لائٹ ہاؤس ۔ ٹیلس فرام بلیک بان ۔ ڈیونرز اینڈ لیسرجر ۔ مشن فیلڈ ساوتھ افریکا ۔ لائف آف کنگ ہنری ہشتم ۔ لائف آف ڈاکٹر لیونگسٹن ۔ آرتھوڈکسی ۔ کالنسکریت ۔ لنڈن اینڈ کلکتہ ۔ ری کلکشنز آف الیکزنڈر ڈف ۔ لائف آف ولیم کیری ۔ پیپر دی چاسل ۔ رشیا اپراٹ اینڈ ۔ ٹیسٹیمنیلز فرام سیکسپیر ۔ دی آدمبر آف ہیومن ۔ برٹش ہوشلز ساوتھ ایسٹ ۔ لکچرز انڈیا اینڈ میسنگر ۔ کوچیجی ۔ نوٹس آف ہسٹری ۔ علاوہ اس کی بانی مت پرکاشا ۔ تحقیق الایمان ۔ مفتاح الاسرار۔

تخمیناً سوا سو جلد عمدہ کتب سابق کی موجود تھیں اور سو جلد سال حال میں مختلف طور سے جمع ہوئیں۔ اب ڈیڑھ سو سے زیادہ جلدیں کتب خانہ میں موجود ہیں اگر ہر ایک کتاب کا نام واسکی خوبی تحریر کریں تو اس مختلف رپورٹ میں گنجائش کہاں مگر اسلئے کہ شائد سامعین کو گمان ہو کہ مشن کے کتب خانہ میں تو عیسائی مذہب کی کتابیں ہونگی ہم چند کتب کا نام بھی تحریر کرتے ہیں سکھ ساگر سور ساگر رامائن بھاگوت وید مہابھارت کتب مذہب ہنود قرآن مجید تواریخ نیاز نامہ حیات شیخ سعدی کتب اہل اسلام توریت زبور انجیل وغیرہ کتب مذہب عیسوی انکے علاوہ بہت سی تواریخ حال مردمان ہندیس وغیرہ دیگر کتب کہ جنکے پڑھنے سے واقفیت و ترقی علم حاصل ہو سکتی ہے موجود ہیں جس کا دل چاہے کتب خانہ میں حسب مرضی خود فیس دیکر پڑھنے کو لیجاتے ہیں۔ اخبارات بھی مفصلہ ذیل اس سال میں مختلف چھاپخانہ جات سے آتے رہے نور افشاں کوکب ہند بہار ہند مہری ترجمہ وید ماہواری۔ بمبئی گزٹ و دگر کل اخبار تصاویر مثل سالگذشتہ کے اس سال میں بھی ہر دو پادری صاحبان کیطرف سے بلا خرچہ کتب خانہ ملتے رہے۔ علاوہ پرچہ جات مذکورہ بالا کے اس سال میں ایک پرچہ اخبار عام جو لاہور سے ہفتہ میں تین بار آتا ہے اور جسکی قیمت

چھ روپیہ آٹھ آنہ سالانہ ہے انیز زیادہ ہوا اور رہا ہوا تنخواہ چپراسی میں اضافہ ہوا باوجود ازدیادی خرچ یہ سال شکر کا مقام ہے کہ کتب خانہ مقروض نہیں ہوا بلکہ سالگذشتہ سے دوچند بچت ہے۔ سالگذشتہ میں تعداد ممبران ۳۲ اور آمدنی زر چندہ تخمیناً [illegible] سال حال میں تعداد ممبران ۳۲ سے چالیس تک ہی اب ۳۰ ممبر درج فہرست ہیں دو ممبران کو بوجہ نادہندی چندہ و بعد انتظاری چار چھ ماہ کے بہ مجبوری خارج کیا اور طلبہ جو اسمیں شریک تھے بسبب جاری ہونے نہیں مدرسہ کے علیحدہ ہوئے۔ باوجود اسکے للعہ آمدنی چندہ سے وصول ہوئے اور قریب عہ کے بقایا ذمگی ممبران ہے پس صاف آشکارا ہے کہ ایک پانچواں حصہ آمدنی میں اور نواں حصہ تعداد ممبران میں زیادہ ہوا جب ہم ترقی آمدنی و تعداد ممبران پر خیال کرتے ہیں تو بالیقین کہہ سکتے ہیں کہ سالگذشتہ کے بہ نسبت ممبران کو زیادہ ترقی روحانی و جسمانی حاصل ہوتی ہوگی اور اس سال میں اور بھی اعتقاد ہمارے کتب خانہ کی طرف سے لوگوں کے دل پر نقش ہوا ہوگا اور چونکہ ہم کتب خانہ کے فوائد سال بسال اپنی رپورٹ میں درج کر کر کے صاحبان حاضرین کے گوشگذار کرتے رہے ہیں لہذا اب انکا ذکر کرنا موجب طوالت رپورٹ و تکلیف دہی سامعین کا ہے جو صاحب اسمیں شریک ہیں وہ اسکے فائدہ سے آگاہ ہوتے ہونگے جو اسمیں شریک نہیں وہ بھی اگر اسکے فائدہ سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو اسمیں شریک ہو کر اسکے فائدہ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اب ہم فیس کی نسبت کچھ ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یعنے بوقت اجرائے کتب خانہ یہ قرار پایا تھا کہ عوام سے کم از کم ۲ ماہوار دینے پر وہ شریک کتب خانہ ہو سکتا ہے بہ منشا یہ کہ ہر ایک شخص خواہ غریب یا امیر ہو ۲ ماہواری دینا منظور کرے جیسا کہ اکثر صاحبان مثل سابق اب بھی ۲ ماہوار دیتے ہیں اور جو نئے شریک ہوتے ہیں وہ بھی ۲ ماہواری دینا منظور کرتے ہیں حالانکہ اسکے خرچ کے اور اسکے فوائد میں بڑا فرق ہے پیشتر صرف نور افشاں کے پرچہ ہفتہ وار آتے تھے بلکہ تب تک قیمتی اخبارات آتے ہیں اور انکی آسانی کا [illegible] ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ کبھی اتفاق سے کسی ممبر کا اگر قدر دان اخبار خالی جاتا ہوگا کتب بہ نسبت سابق کے سہ چند و چہار چند زیادہ ہیں اسلئے خرچ بھی بہ نسبت سابق اب زیادہ ہے اسلئے ممبر صاحبان کو اپنی

فیاضی و سخاوت سے زیادہ امداد اس کار خیر میں کرنا مناسب ہے تاکہ اس لائبریری کی زیادہ ترقی ظہور میں آوے بعض بعض ممبران نے بہ نسبت سالگذشتہ کے اپنی فیس میں ازدیاد کیا ہے اگر اور ممبران بھی ایسی ہی ہمت کریں تو زیادہ ترقی کتب خانہ متصور ہے۔ اس کتب خانہ کے اجرا کے لئے دو کمیٹیاں مقرر ہیں اول اجرا کا معمولی جمع خرچ وغیرہ جسکے پنچ پادری ای ہی جیمس صاحب ہیں دوم انتخاب کتب جسکے پنچ پادری فرانسیس ایس کلارک صاحب ہیں اور ہر دو کمیٹی میں چار چار ممبر شامل ہیں جنکا انتخاب ہر سال ہوتا رہتا ہے اور دونو کمیٹی کے سکرٹری بابو لالہ مقبول ہیں اب ہم بخوف طوالت رپورٹ کو ختم کرتے اور یسوع سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اس کتب خانہ کو روز بروز ترقی دے اور ممبران کو ہر طرح کی روحانی و جسمانی فائدہ بخشے اور ایسا ہو کہ یہ ہمیشہ بدستور ترقی پذیر ہونے کے لئے سرگرمی سے کوشش کرتے رہیں۔ لالہ مقبول سکرٹری کتبخانہ مشن [illegible]

تفریح طبع

ہمنے اکثر دیکھا ہے کہ صاحب لوگ اپنے مہمانوں کو بعد چاء یا کھانے کے طرح طرح کے کھیلوں سے مسرور و محظوظ فرماتے۔ اور اسی طرح دو ایک گھنٹے ہنسی خوشی سے گذار دیتے ہیں۔ مگر برخلاف انکے ہم ہندوستانیوں کا وقت مہمانوں کے ساتھ (جو کہ ذرا غیر ہوں) بڑی مشکل سے کٹتا ہے بجز شعاری کے بڑتا ہے اکثر بیہودہ گپیں یا ایک دوسرے کی غیبت کے (جو کہ عیسائیت کے بہت برخلاف ہیں) رواج ہوا ہے ہیں بعض کھانے پینے کے بعد حقہ پینے یا شطرنج وغیرہ کھیلتے ہیں لیکن بہت کم۔ اسلئے کہ بعض اشخاص حقہ کے عادی نہ شطرنج کے شوقین ہوتے ہیں اگر ہوئی بھی تو کیا۔ انسان کی طبیعت ایسی تازگی پسند واقع ہوئی ہے کہ ایک بات کے روز روز کرنے یا ہمیشہ کرنے سے خواہ وہ کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو ایسی اکتا جاتی ہے کہ پھر اسطرف رخ بھی نہیں کرتی بنی اسرائیل کا حال سب جانتے ہونگے کہ من کھاتے کھاتے ایسے گھبرائے کہ آخر انکے دل لہسن و پیاز کو للچائے۔ علاوہ ازیں شطرنج کا کھیل ہے یا تاش ہیں کی مشکل کہ جس سے ہر ایک نہ مہمان نہ مہمان نواز واقف و مانوس ہوتے ہیں۔ اور اگر دونو میں سے ایک ہوا اور ایک نہیں تو سکھلا نہیں وہ لطف کہاں۔ اور اسی طرح گنجفہ۔ چوسر وغیرہ میں ایسی ہی دقتیں پیش آتیں یا ورد دلکو الجھاتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی عام پسند کھیل ایجاد کئے جائیں جو کہ مہمانوں کو م

خوش کرنے کے علاوہ میوہ کیمو نفع متوقع ہے بچنے او گرمی کے بہادر تو ممکن جبکہ دن کاٹے نہیں کٹتے بارمنٹ کے وقت دل بہلانے کے لئے اچھے ہونگے یاد رکھئے ہر ایک کا کام ایسی کھیل ایجاد کرنا نہیں ہے بھی بڑی مشق بڑی محنت کشی کا کام ہے لیکن جس طرح کہ آجکل انگریزی علموں لوز [illegible]

[illegible]

منقولات

ایوب خاں فرار ہوا

ایوب خان کی فراری کی خبر کوئی ایسی خبر نہیں ہے جو سرسری نظر انداز کر سکیں۔ یہ ثابت ہو کہ روس نے ہرات لیلیا اور امیر عبدالرحمن خان تخت افغانستان کو خیرباد کہہ چکے۔ ایوب خان کی محبت افغان قوم میں ایسی پر جوش ہے کہ محتاج بیان نہیں جسکی وجہ ہے تو یہی ہے کہ اُسنے انگریزی فوج کو جنگ میوند میں ناکوں چنے چبوائے تھے ورنہ یہ پیچھے اُڑائے تھے کہ اب تک اُسکے نام سے کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ اسی خیال سے کہ یہ آباد و رہے۔ ہماری سرکار کی نگاہ حکمت عملی نے شاہ گجلاہ کو تاکید کی کہ اُسکو حراست میں رکھیں اور اُسکی پرورش کے لئے چوبیس ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ جو خزانہ ہند سے اُسکو ملتا رہا۔ وہی ایوب خان حراست ایران سے بھاگ کر علاقہ روس میں آ براجا ہے اور دلیپ سنگھ پنجاب کے لئے جو ہونیکا غلط یا صحیح مرہم نہ لگا ہے افغانستان کے لئے وہ بڑا مسلم الثبوت ہے خود گورنمنٹ اُسکو تسلیم کرتی ہے کہ ایوب خان کے ساتھ تمام افغانستان دل سے ہمدردی اور اگر کوئی اسکی تائید کے واسطے کفیل ہو سکتا ہے تو وہ امیر یعقوب خان معزول ہے لئے افغانستان حال فی وظیفہ خوار سرکار عالیہ مقیم کیرہ منصوری ہیں۔ امیر یعقوب خاں کس لئے حکومت افغانستان سے معزول کئے گئے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسکا جواب (مختصر یہ ہے کہ اس کے بعد مفصل الفاظ سے خوشتر کیا جاویگا) اس معزولی کی اصل وجہ یہ ہے کہ کیوگناری اور کل سفارت انگریزی مقیم کابل کا قلع و قمع ہے۔ امیر یعقوب خان دربار میں بیٹھے تھے۔ انکے عزیز و آشنی مصاحب دربار میں جمع تھیں یحیی خان وزیر و ملا خان اور بہت سے خان اور سردار حاضر تھے کسی فتور کا شک تھا۔ نہ کسی ارادے کی خبر مشتہر تھی۔ انہوں نے دربار میں تشویش دیکھی۔ یکایک بالاحصار کی جانب بندوقوں کی آواز آئی امیر نے ڈر کر پوچھا کیا ہے؟ جواب ملا کہ پلٹن برگیڈیر ہے۔ تھوڑی دیر بعد کیوگناری کا قاصد آیا۔ اطلاع دی کہ عوام نے بالاحصار پر حملہ کیا ہے۔ مدد اور حفاظت کے لئے کچھ فوج بھیجیے۔ یعقوب خان نے گھوڑا سواری کے لئے مانگا تاکہ پلٹن و توپخانہ کی کمان کریں اور خود مدد کو جائیں گھوڑا آنے میں دیر ہوئی۔ اُسوقت کیوگناری کا دوسرا قاصد آیا بدیں پیغام کہ حملہ آور عوام نے نہیں بلکہ خاص فوج نے حملہ کیا ہے۔ یعقوب خان اُٹھ کر گھوڑے کیطرف دوڑے اور وہاں تک پہنچنے نپائے تھے کہ لوگ انکو چمٹ گئے گو انہوں نے بہت التجا کی مگر اُنکے عزیزوں نے کافروں کی مدد کو جانے نہ دیا۔ کیوگناری کا تیسرا پیغام آیا کہ برائے خدا جلد آؤ ورنہ ہم سب مارے جاوینگے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں۔ کونسل کاغذ پڑھ رہی تھی اور لوگ دو تین نہ ہوئے تھے کہ یعقوب خان گھوڑے کیطرف دوڑے جو ٹہلایا جاتا تھا جھٹ پاؤں رکاب میں رکھا اور چاہا کہ چڑھ جائیں لوگ چمٹ گئے اور زبردستی دربار کے کمرے کو گھیر لائے اُسی تخت کے قریب جہاں پر بیٹھے تھے گرا دیا اور ڈاڑھیں مار کر رونے لگے کہتے تھے کہ میری عزت گئی اگر میں انگریزی ملازمت میں گھسیارہ ہوتا تو بہتر تھا۔ مگر ایسے بیایمانوں جیسے افغان ہیں حکومت کرتا میں گورنمنٹ انڈیا کو کیا جواب دونگا اور کیا بہانہ کرونگا!!

ایسی حالت میں گورنمنٹ کا ارادہ پیشقدمی کرنیکا ہرگز نہیں ہے گورنمنٹ ہند روس کے خوف کی دھمکیوں سے غافل نہیں ہے مگر وہ ایسی احمق نہیں ہے کہ اپنی تیاریوں کا حال بتادے۔ وہ بخوبی سمجھتی ہے کہ اسوقت قندھار کیطرف بڑھنا یا ریل لیجانا روسیوں کو موقع دیتا ہے کہ افغانوں کو برگشتہ کریں۔ اگر افاغنہ کی مرضی کے خلاف تعمیر ریلوے کا حکم دیا گیا اور جدید جنگ ہوئی۔ افغان ہمارے دشمن ہوئے اور روسی کہیگے تو بالکل خلاف فائدہ و خواہش کے ہوگا۔ کوشش اسبات کی مد نظر ہیگی کہ افغان ہمارے مخالف ہوں بلکہ ہمارے دوست اور طرفدار ہوں۔ اُنسے کہینگے کہ ہمارا تمہارا فائدہ بخلاف ایک دشمن کے ہے جو ہمارا تمہارا دشمن ہے اور انکو یقین دلا دینگے کہ اگر تمہاری جانب پیشقدمی ہوئی تو ہم تمکو محفوظ رکھینگے۔ اس حفاظت کی تدبیر پر گورنمنٹ عالیہ بنظر تعمق غور کرتی ہے اور افغانستان میں جو مقامات قابل جنگ ہیں اور جنکے قبضہ کی اسوقت ضرورت ہوگی انکا لحاظ مدنظر ہے +

دلیپ سنگھ کی سازش اسوقت شیخ جمال الدین کے ساتھ بہت گرم ہے جسکے بڑے بڑے چرچے زور شور سے مشہور ہوئے ہیں۔ یہ افغان جمال الدین بھی فی الحال ماسکو میں دلیپ سنگھ کے ساتھ ہے۔ وہ عربی نسل سے ہے سنہ ۱۸۳۸ء میں مقام کابل میں پیدا ہوا۔ قوم کا سید ہے۔ وہ اپنے وطن سے ۲۰ برس کے ہوئے خانہ جنگی کرکے سیدھا قسطنطنیہ کو گیا تھا چونکہ نہایت تعلیم یافتہ تھا سررشتہ تعلیم کا ممبر مقرر ہوا ایسے صوفیا میں بہت خوب وعظ کہتا تھا۔ اور مذہبی موقعوں پر عام مباحثے کرتا تھا۔ اسنے علم عربی و انشاپردازی کو خوب چمکایا فاسد خیالات کے باعث جو انگلستان کے خلاف تھے وہ روم سے موقوف ہوا۔ پھر مصر میں آیا۔ یونیورسٹی قاہرہ میں پروفیسر فلاسفی و انشاپردازی مقرر ہوا۔ وہاں بھی وہ شہرت پائی کہ مساجد میں لوگ انکا وعظ سنا کرتے تھے جمال الدین نے پھر انگریزوں کے خلاف وعظ کہے اور مضامین لکھے مشہور کیا کہ یہ لوگ مسلمانوں سے برا برتاؤ کرتے ہیں اور انکے مذہب کے جانی دشمن ہیں۔ انہیں مغلوں نے عرابی پاشا کو بغاوت پر آمادہ کیا جمال الدین قید کئے گئے اور انگریز مصر کے مدبر ہوئے۔ وہاں سے چالاکی کرکے نکل بھاگے مہدی سوڈانی کے استاد بھی حضرت تھے۔ انکا دلی منشا یہ ہے کہ انگریزی حکومت کو صدمہ پہنچا میں سلطان روم کو دوستی سے ملایا اور اب دلیپ سنگھ کے ساتھ ایسا گٹھا ہے جس کی دوسرا کام ہوسکتا ہی نہیں ہوا ہے جو مصری مہدیا ثبت سلطان روم اور انگلینڈ میں نارہنگی برپا کی ہے جمال الدین مشہور کرتا پھر رہا ہے کہ ہندوستان کے اہل اسلام پر ضرر خلاف تاثیر پیدا ہوگی۔ وہ آگے بھی انگریزوں سے برگشتہ ہیں۔ بیشک یہ صرف ایک وہم اور خیال ہے ہندوستان کے مسلمانوں کو ترکوں سے ایک مذہبی رشتہ حاصل ہے لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ حکومت کے معاملے میں وہ انگریزوں کے خلاف ترکوں یا روسیوں کا ساتھ دینگے۔ اگر روس نے ترکوں کے ساتھ موافقت کرکے کچھ چھیڑ چھاڑ کرنی چاہی تو ہندوستان کے مسلمانوں کو سخت ناگوار گذریگا۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں روس کے کس قسم کے خیالات و ارادے ہیں وسط ایشیا و ترکستان میں روس نے اسلام کی تذلیل و تخریب کیواسطے جو جو کارروائیاں و کارستانیاں کی ہیں اُنکی بابت مسلمانان ہندوستان کو پورا پورا علم ہے وہ اپنا امن امان کو کسطرح ایک بال میں ڈال سکتے ہیں۔ مسلمان اپنی موجودہ گورنمنٹ کے دل سے تابعدار ہیں گورنمنٹ کو کل ہندوستان کے ہندو مسلمانوں سے بہرحال مطمئن رہنا چاہئے۔ نہ تو ترک نہ دلیپ سنگھ ہندوستان پر کوئی اثر ڈال سکتے ہیں انکے نزدیک انگریزوں کے سایہ میں رہنا بہت ہی ضروری اور موجب علم ہے +

عام

خبریں

بیان کرتے ہیں کہ کل دنیا میں ہرات جیسا سرسبز و شاداب
قطعہ کوئی نہیں۔ **ملتی** فوج کے پچاس آدمی معہ کرنل ٹمر صاحب کے دیسی
لباس میں قائم جمیو کو روانہ ہوگئے۔ کسی انگریزی افسر نے پنجاب سے ہزار
روپیہ کے خرچ کا دیا ہے۔ **راس** صاحب جسٹر مدراس نے کورٹ پر
مارگن صاحب ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ نے نالش دائر کی ہے۔ **ٹھاکر** صاحب والئے
ریاست لمری امریکہ کو روانہ ہوئے۔ تمام دنیا کی سیر کر کے واپس ہند
ہوگئے۔ **انبالہ** شہر چھاونی میں ہیضہ نمودار ہوا۔ **ابو موسی**
اخبار کے ایڈیٹر ایم کاٹ کاف کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا۔ تین
سو گاڑیاں ہمراہ تھیں۔ **جرمن** پہاڑی ریلوے کا طریقہ آزمانے
کے لئے کرنل والس صاحب ڈائرکٹر ریلوے نے رہ بولان جرمن گئے۔ **کوٹما**
نام مہاراجہ سکندر نے ۳۰ ہزار سالانہ بہ شرط ضرورت جنگ کرا لیے گیا ہے۔
مہاراجہ کوچ بہار کے مسلمان خدمتگار شیخ فقیر محمد نے بمقام
لندن اپنے آقا کا مال چرایا۔ ۲۱ دن قید کی سزا ملی۔ **وسط ہند**
میں بارش سے فصل کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ **بیپٹسٹ** مشن
منصوری کے لئے ایک دیسی پادری کی ضرورت ہے۔ **چرچ** مشن سکول
کنعان میں سلطان کی طرف سے کسی مسلمان طالب علم کے داخل ہونے کی سخت
ممانعت ہے ایک مسلمان نے اپنا لڑکا بھیجا جو قید کیا گیا۔ **بٹالہ** میں کثرت
بارش سے خلق اللہ حیران ہے فصل خریف برباد ہو رہی ہے۔ **لاہور** میں
مسٹر ٹارٹن بیون نامے پر ارتکاب خودکشی کی کوشش کا الزام لگایا گیا۔
مدراس میں خالی گھر بے چلانے کے لئے لندن میں ایک کمپنی
قائم ہوئی ہے۔ **حضور** لیڈی ڈفرن کو شاہ ایران نے طبقہ شمس کا اعزاز
بخشا۔ **دریائے** باندی متصل جے پور میں پل ٹوٹنے سے ایک گاڑی
دھنس گئی۔ **تانتیا** بھیل ڈاکو کی دھوم ولایت تک پھیل گئی ہیں۔
جموں سیالکوٹ ریلوے کا کام سرما میں شروع ہوگا۔ **شیخ** جمال الدین
دوست دلیپ سنگھ نے مشہور کر رکھا ہے کہ انگریز بڑے دغاباز اور خود غرض
ہیں جو انکے دھوکے میں آیا سو مرا۔ **بہت** لوگ افغانستان سے
امیر کے ظلم کے باعث سرحد انگریزی میں آ رہے ہیں۔ **امیر کابل** آجکل
تمیو لنگ ہو رہے ہیں اُنکے پاؤں کا زخم ایسا بڑھ گیا ہے۔ غالباً
ٹانگ کاٹنی پڑیگی۔ **برازیل** میں ایک دوکاندار نے ایک بندر کو ایسا
سکھایا ہے کہ بیٹ اور سن کاتتا اور فروخت کرتا ہے۔ **فنڈن** نامی ایک
گاؤں واقعہ انگلستان میں پچاس آدمی زہریلی مچھلی کھانے سے فوت
ہوگئے۔ **روس** کا ہر ایک سپاہی پانچ روپیہ سالانہ تنخواہ پاتا ہے لیکن
کھانا سرکاری خرچ سے مفت۔ **بنارس** کے پنڈتوں نے فتوی دیا ہے
کہ اس کلجگ میں برہمن کھتری۔ ویش کے لئے جہازی سفر جائز نہیں
فرانس میں ایک لیڈی نے عربی زبان میں امتحان پاس کیا ہے
اخبار پال مال گزٹ آجکل بڑے زبردست مضامین سے ثابت کر رہا ہے
کہ شریر آدمی شستہ لیڈیوں کو باہر آتے جاتے چھیڑتے ہیں۔
تنگ کرتے ہیں۔ **سہارنپور** کا گھر گھر ہیضہ کی بدولت ماتم سرا بنے
ہوئے ہیں۔ **ریاست** الور کو گورنمنٹ کی طرف سے درخواست ہوئی ہے کہ مسٹر
جنکنس ایک انگریزی نفٹنٹ ۱۵۰ ماہواری پر ملازم رکھا جاوے۔ **بدانتظامی**
کی وجہ سے دریائے ستلج کا پل واقعہ مقام سونی صدر مقام انبالہ صاحب
ٹوٹ گیا ہے۔ **تحصیل** چونیاں ضلع لاہور کے گاؤں گوگے کے مسلمانوں کو
ہندوؤں نے بلوا کیا۔ **بقول** رفیق لاہور ہوشیارپور کے مسلمانوں کی
مذہبی آزادی کا خاتمہ ہوگیا۔ اس عید پر مسلمانوں نے گائے قربانی نہیں کی۔
شیخ مہر علی مہر کرنال کو چلے گئے۔ **امرتسر** جو جواہرات کی چوری پکڑی
گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ شیخ ملک بخش کی سلطنت سے یہ مال اٹھایا
گیا۔ **ٹیل** بکر کے لئے جو آہنی کالم انجینئرنگ کا خانہ پوپلار میں تیار ہوتا
تھا۔ وہ تیار ہو گیا۔ **دو** ہندو سوداگروں نے جہان میں تجارتی کوٹھی
کھولی۔ **فیصلہ** عدالت کی حکم نقل بذریعہ ملوی اپیل ملنے کے لئے قاعدہ
جاری ہونے والا ہے۔ **برہما** کی عورتیں بڑی نودار ہوتی ہیں۔ مصیبت
کی حالت میں دکھ خود کا گھلاتی ہیں۔ **جبلپور** میں ایک بنگلہ پر بجلی گری
جس میں آدمی بھی تھا مال کا نقصان ہوا کسی کی جان کا نقصان نہیں ہوا
مدراس میں ایک شخص ہے جسکی عمر ۱۰۰ برس کی ہو گیا ہے داڑھی
اسکی ایک گز لمبی ہے مگر مونچھیں کتر کے کچھ بندھی ہیں۔ **لاہور** میں گذشتہ ہفتہ
چار چور گرفتار ہوئے جنمیں ایک لڑکا عمر پندرہ سال ہے اور مڈل پاس بھی ہے انہوں
نے سیندھ لگا کر بڑی بھاری چوری کی۔ **راجپوتانہ** گزٹ کے ایڈیٹر کی
اپیل جو ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں کی گئی تھی نامنظور ہوئی۔ **فیروزپور** میں
ایک فوجی لفٹنٹ صاحب بہادر کی ایک بنگالی انگریزی گو انجینئر نے خوب
جنابائی اول صاحب بہادر نے بنگالی کے سلام نہ کرنے پر ہنٹر رسید کیا۔ جسپر
نوبت بانیجا رسید۔ **انگلستان** اور ہندوستان کی پولیس میں یہ فرق
ہے کہ وہاں بعد کامل ثبوت کے مجرم کی گرفتاری عمل میں آتی ہے۔ اور یہاں
شک پر ہی مقدمہ قائم ہو جاتا ہے۔ بہار گنگی آپ کی اداشہری
کلکتہ ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ کوئی منصف منصبی سلیمی نہو نے پاوے
اخبار وزیر ہند سیالکوٹ نے لکھا ہے کہ جب سے کونسل جموں قائم ہوئی
ہے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں اور جموں کا خدا حافظ ہے۔ **خبر** ہے کہ حضور
پرنس آف ویلز کے فرزند رونق افروز ہند ہونیوالے ہیں۔ **آئرلینڈ** کے ساتھ
انگلستان کی دست بدست جنگ شروع ہو گئی۔ **بمبئی** میں برہمو طریق
پر ایک برہمن بیوہ کی شادی ہوئی۔ **ممالک** مغربی و شمالی کی ایک
آریہ سماج لڑکی ڈالنے کی تجویز کر رہی ہے دیکھا اگر خدا کا خوف نہیں گورنمنٹ
کا بھی نہیں۔ **صبا** جسٹس بمبئی نے بمبائی پر اس نالش جنگ عشق نامی
دہرہ جی مینے داوجی کے چچا نے آسیر دائر کی تھی بعد غور فرد قرار داد جرم
لگادی ہے۔ **غمخوار ہند** میں لکھا ہے کہ ممالک مغربی شمالی کے ایک شہر میں
پیوستہ سال ایک مسلمان اپنے مکان سے دوسرے مکان کو گائے قربانی کے لئے لئے
جاتا تھا۔ اتفاق سے وہ گائے چھوٹ کر ناعاقبت اندیش اور بدنصیب ہندو
کے گھر میں گھس گئی اس ہندو اور اسکے ہم مذہبوں نے مالک گائے کی بے انتہا
خوشامد کی اور بجائے چار پانچ روپیہ قیمت کے ستر اس سے زیادہ قیمت دیکر
اس گائے کو بچایا جسکا اس مسلمان نے یہہ عوض دیا کہ اس روپیہ سے
۱۴ گائیں منگوائیں اور سبکو ذبح کیا۔ (یہہ ہنود کی بیجا حمدلی کا نتیجہ ہے)
رائیونڈ ضلع لاہور کے متصل گاؤں کلارک آباد میں ایک عورت اپنے
اڑھائی سال بچہ کو چھوڑ کر امرتسر چلی گئی۔ لڑکا اپنی والدہ سے بدرجہ غایت
محبت رکھتا تھا۔ والدہ کی تاب جدائی نہ لا کر دوسرے ہی دن غم سے
مرگیا۔ فصل کی حالت عمدہ ہے۔ بارش کی ضرورت ہے بجا کی پھیر پھار ہے

سرکاری خبریں

موصول بہ مطبع

مسٹر ایف۔ ڈی۔ او۔ بلوک صاحب بہادر نے رخصت سے

واپس آکر بطور ڈویژنل جج جہلم مسٹر ایف۔ ڈی کننگھم سے ۵ ستمبر کو اپنے کام کا اہتمام لیا۔ اور ایف۔ ڈی کننگھم صاحب مسٹر ایس۔ ٹی برن کی جگہ جو دو رخصت پر جاتے ہیں ڈپٹی کمشنر ہزارہ ہوئے۔

مسٹر ایم۔ میکالف نے مری سے واپس آکر ۳۱ اگست کو بطور ڈویژنل جج سیالکوٹ اپنے کام کا اہتمام لیا۔

میجر ڈی۔ اے۔ گولڈ سبری مجسٹریٹ چھاؤنی فیروزپور کو ہوائی کی جاتی رخصت تیئسویں ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء سے عطا ہوئی۔ اور لفٹنٹ جی۔ ایل ایچ سماسٹر ۴ پنجاب انفنٹری یعنے پیادہ فوج کے اُنکی جگہ کام کرینگے۔

پنجاب میں دو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی اسامیوں کے لئے مقابلہ کا امتحان جو بذریعہ اشتہار نمبری ۴ ۵ مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۹۰ء مشتہر کیا گیا تھا بجائے ۱۵ اکتوبر کے ۱۰ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

مسٹر ٹی۔ ٹراورڈ نے جنکو مسٹر ایم۔ میکالف نے عہدہ قائمقام ڈویژنل جج سیالکوٹ سے سبکدوش کیا۔ ضلع منٹگمری کا اہتمام لیکر مسٹر ایچ۔ ڈاننگ کو سبکدوش کیا۔ جو کہ کانگڑہ کے سب ڈویژن کلو میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

لودیانہ

دن کو دھوپ اپنا خوب زور دکھاتی ہے۔ رات کو خنکی ہوتی۔ ہر ایک شہر میں تھوڑے بخار کی چھیڑ چھاڑ ہے۔ اسلئے ہم ناظرین نور افشاں کو اس نسخہ کیطرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جو حق تعالےٰ کے پردہ تلے سکونت کرتا ہے سو قادر مطلق کے سایہ تلے رہیگا۔ میں خداوند کی بابت کہونگا کہ وہ میری پناہ اور میرا گڑھ ہے۔ میرا خدا جسپر میرا توکل ہے۔ یقیناً وہ تجھکو صیاد کے پھندے سے اور مہلک وبا سے رہائی دیگا۔ وہ تجھے اپنے پروں تلے چھپا دیگا۔ اور اُسکے پنکھوں کے نیچے تجھے پناہ ملیگی۔ اُسکی وفاداری تیری سپر اور پھری ہوگی۔ تو رات کی ہیبت سے نہ ڈریگا۔ اور نہ اُس تیر سے جو دن کو اُڑتا ہے۔ اور کہ اُس وبا سے جو اندھیرے میں چلتی ہے۔ اور نہ اُس مری سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے۔ ۹۱ زبور حضرت داؤد۔

ہم نے سنا ہے کہ بدر و گلاں پر چوبی پل کے متصل ایک اور پل بکثرت بنائے گی ہے چنانچہ بنیاد پڑی ہوئی تو ہمنے بھی دیکھی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ساتھ ہی چوبی پل کا بھی انتظام ہو جائیگا۔

محرم اور دسہرہ کی نسبت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے عام اجازت دیدی ہے کہ بلا خوف بنائے جاویں کوئی کسی قسم کا اندیشہ نکرے۔ اس بات سے کیا ہندو اور کیا مسلمان صاحب موصوف کے مداح ہیں تعزیہ بنانیوالوں کو یہ حکم ہے۔ کہ ۱۰ فٹ کا جو تعزیہ ہو وہ معمولی راستے سے لیجاوے۔ جو ۱۰ فٹ سے اونچا ہو وہ باہر سے لیجائے جائیں۔ اگرچہ صاحب ڈپٹی کمشنر کیطرف سے کسی قسم کی روک نہیں تاہم ہمنے بعض معزز ہنود کی زبانی سنا ہے کہ وہ دسہرہ نہیں بناوینگے۔ نہ معلوم اسمیں کیا بھید ہے۔

ضلع میں ۳ ستمبر کو ایک عجیب حیرت انگیز واقعہ وقوع میں آیا۔ ایک گانوں جنیس نامی میں جو لودیانہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک شخص راول نامی جاٹ لاولد تھا۔ علاؤ نامی اُسکا حقیقی بھائی بھی اُسی گانوں میں رہتا تھا۔ راول نے اپنی جائداد بیع یا رہن کرنی چاہی۔ چونکہ علاؤ کو امید تھی کہ بعد مرگ راول کے اُسکی جائداد مجھکو ملیگی۔ اگر اُسنے کچھ اور انتظام اپنی حیات میں کردیا۔ تو اپنی امید سے محروم رہونگا۔ راول کے ارادہ سے آگاہی پاکر اپنی خواہش کے برلانیکے لئے رات کو اپنے فرزند مسمی جھجل کو ساتھ لیکر اپنے بھائی راول کو نہایت بیدردی اور خباثت سے بضربات گنڈاسا قتل کیا۔ اور سر کو الگ کرکے بدن ایک کنوے میں ڈالدیا۔ اور سر کھیت میں چھپا دیا۔ خبر تحقیقات ضلع میں پہنچی بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مولوی ابو القاسم صاحب پولیس انسپکٹر (جو شریف اور ہردلعزیز ہونیکے علاوہ ایسے مقدمات کو بغیر تشدد (جو پولیس کا عام وطیرہ) دریافت کر لیتے ہیں اور پیچیدہ معاملہ کی تہ کو سمجھنے کی مہارت کامل رکھتے ہیں) موقع پر بھیجے گئے جنہوں نے اپنے دیرینہ تجربات کی بدولت آسانی سے سر بھی برآمد کروالیا۔ اور وجوہات مقدمہ تین چار روز میں ثابت کرکے ملزمین کے مقدمہ عدالت میں پہنچا دیا۔ اب عدالت میں تحقیقات ہو رہی ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ بڈھا باپ جو ۶۰ برس کی عمر کا ہے۔ اپنے آپکو بچاتا ہے اور اپنے نوجوان بیٹے عمرہ ۲۵ سالہ پر خون ثابت کرتا ہے۔ اور فرزند رشید اپنے بوڑھے باپ کو اپنا فدیہ کرنا چاہتا ہے دیکھئے عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے۔

رسید زر

بھائی ہیرا سنگھ	لودیانہ	۹ر
لالہ گنگا داس صاحب	"	۲ر
محمد بخش صاحب		۱۲ر

بارہ ماسہ گلذار

تصنیف پادری گلذاری لعل صاحب شاہجہانپور

واس ہوا عیسیٰ کا جب میں — تب ہی سچین ہوا میرا من رے
چیت میں چین بھیو تن من میں — فیض تڑ سو من بن رے
لکت سوگند پر چھوت چت میں — جگ کا موہ تین سب چن رے
رت بیساکھ اب چل سو میں — کوئل بچن سناوت بن رے
جیسے ہنس کاگ کے بن میں — جگ میں سوہت تم پہو جن رے
جیٹھ ماس اون کو بھی نا ہیں — جو جن دھیان کی کرت جتن رے
جب تپ کرت تاپ ہنہیں بیاپت — سوامی کی پریت ملی سم دھن رے
سگھ چھپ تن لکھا ساڑھ میں — کالی گھٹا میں چمکے دامن رے
ایسے ہی دمکت داس مسیح من — سوہت جگت اگ جون رے
ساون سنگھار کریں سب تیاں — گاویں گیت ملا جھولن رے
سو پیھا کوکت بن میں — برہ کی کوک اُٹھی میرے من رے
بھادو دہن بھاوت من میں — سوامی سے مدت لگن کا من رے
جم جلی جھنکار کلج سن — لگن مدت اپنے تن من رے
کنوار کیوڑا مہکے باغ میں — سوہاگ سگند وہ تو ہے سجن رے
تن من سوہا جن جیسے میں — مہک اُٹھا جیرا جن رے
کاتک کلون کرت سب دھو — جم جل بھیتر عشق مگن رے
پاپ سے رہت مدت ہمیں دیا ہیں — امرت بین سو جیو ہر کہن رے
اگہن اگیا گہہ من ما ہیں — مٹ گئی بھوک سیت منا گن رے
ٹھریں نرنا روپ تن چت میں — پر بھو سے میری لگی پر لگن رے
پوس پرس روپات سو میں — رنگ برنگ پہریں جن رے
من ابلے دے برف کی نائی — ست گر مسیح دھوئے جو جن رے
ماگھ میں مانگ سنبھاریں کامن — دھن بسنت گنتھ کر جن رے
وہ ابناسی پیا نرد کہن — کنواری کے جنم لیو جگ سر جن رے
پھاگن بھاگ کھیلو پیو سنگ میں — بھر پچکاری پریت سدن رے
اور ترت بھیو ہارے نیم دھرم تیں — ہتی سر بود جو ترت سن رے
بیتے بارہ ماس کو شش میں — گیان دھیان یا گیہ من رے
چرن پر بند سنگھ سر پر من — ہے گلذار مگن لس من رے